تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

ماہنامہ

انٹرنیٹ گزٹ

المنار

جلد نمبر: 6
جنوری: 2016
شمارہ: 01

زیر نگرانی: شعبہ اشاعت ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یوکے

مجلس ادارت: عطاء القادر طاہر، سید حسن خان، آصف علی پرویز، رانا عبدالرزاق خان

مینجر: سید نصیر احمد

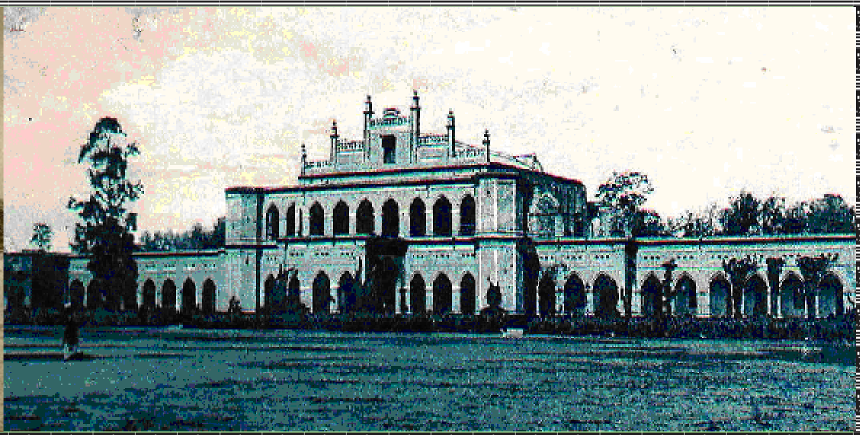

Taleem-Ul-Islam College
Old Students
Association - U.K

53, Melrose Road,
London, SW18 1LX.
Ph. : 020 8877 5510
Fax: 020 8877 9987
e-mail:
ticassociation@gmail.com

المنار ہر ماہ باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org پر upload کر دیا جاتا ہے۔ آپ گزشتہ شمارے دیکھنا چاہیں تو Periodicals کے حصّہ میں جا کر ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ المنار کو ہمیشہ آپ کی آراء کا انتظار رہتا ہے۔ (ادارہ)

www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

کون کسی بے کس کی دُعا سنتا ہے ۔ جب وہ اس (خدا) سے دُعا کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دور کردیتا ہے اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) کو ایک دن ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔کیا (اس قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے ۔

(النمل:63)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

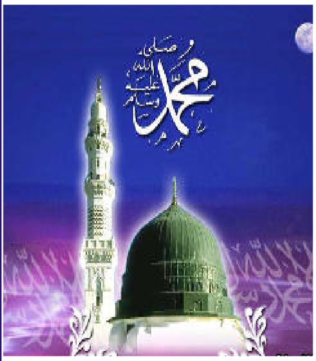

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:’’جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا ، اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔‘‘ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:’’ انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو۔ اس لئے سجدے میں بہت دُعا کیا کرو۔‘‘

(مسلم کتاب الصلوۃ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’دُعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دُعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔‘‘

(ایام الصلح ،روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 240-241)

ارشاد سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:’’ میں سمجھتا ہوں ایسوسی ایشن اگر اپنے ممبران سے مستقل رابطہ رکھے اور ممبران خود بھی ایک جذبہ کے تحت اپنی اس درسگاہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو احمدی بچوں کیلئے آپ بہت کچھ کرسکتے ہیں۔‘‘

(الفضل ربوہ 13اکتوبر 2011ء)

تین مقدس انگوٹھیاں

"ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں جو کہ بعد میں اولاد میں بانٹی گئیں جس میں سے ایک حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ حضور کے والد صاحب نے یہ فیصلہ کس طرح کیا تھا کہ وہ انگوٹھی حضور کو ملے اور جو تیسری انگوٹھی ہے وہ اس وقت کہاں ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو ملی تھی۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"تین انگوٹھیاں تھیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے اپنے تینوں بیٹوں کو دے دی تھیں۔ "الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ"، کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پاس اور جو دوسرا الہام تھا "اذکر نعمتی...." وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس اور "مولیٰ بس" ان کے تیسرے چھوٹے بیٹے (حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کے پاس آئی تھی۔"

حضور انور نے فرمایا: "جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پاس تھی میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافت کے پاس رہے گی۔ دوسری انگوٹھی جو حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کے پاس تھی وہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بڑے بیٹے حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کو دے دی تھی اور وہ ان کے پاس ہی تھی۔ ان کی اپنی تو اولاد کوئی نہ تھی۔ ان کے لے پالک بیٹے ظاہر احمد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نواسے اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ جو انگلستان کے مربی سلسلہ رہے ہیں کے پوتے ہیں، آج کل ان کے پاس ہے۔ تیسری انگوٹھی جو "مولیٰ بس" والی ہے وہ میری والدہ نے مجھے دی تھی۔ والد صاحب کی وفات کے بعد ان کا خیال تھا کہ جو واقف زندگی ہوگا اس کو دوں گی تو اُس وقت وہ میں ہی تھا، تو اس وقت سے یہ ملی ہوئی ہے۔ سفروں میں یا اکثر مجلسوں میں پہن لیتا ہوں۔ آج بھی میں نے دونوں پہنی ہوئی ہیں تو بس مختصر جواب یہی ہے"۔ (ماخوذ از مجلس عرفان منعقدہ جرمنی 24 ستمبر 2011ء بحوالہ روزنامہ الفضل۔ ربوہ 13 اکتوبر 2011ء)

اقوال شیخ سعدی شیرازیؒ

- زندگی کی درازی کا راز صبر میں پوشیدہ ہے۔
- اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام باقی رہے تو اولاد کو اچھے اخلاق سکھاؤ۔
- اگرچہ انسان کو مقدر سے زیادہ رزق نہیں ملتا لیکن رزق کی تلاش میں سستی نہیں کرنی چاہئے۔
- شیر سے پنجہ آزمائی کرنا اور تلوار پر مکہ مارنا عقل مندوں کا کام نہیں ہے۔
- موتی اگر کیچڑ میں بھی گر جائے تو بھی قیمتی ہے اور گرد اگر آسمان پر بھی چڑھ جائے تو بھی بے قیمت ہے۔
- جو شخص دوسروں کے غم سے بے غم ہے وہ آدمی کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔
- دشمن سے ہمیشہ بچو اور دوست سے اس وقت جب وہ تمہاری تعریف کرنے لگے۔

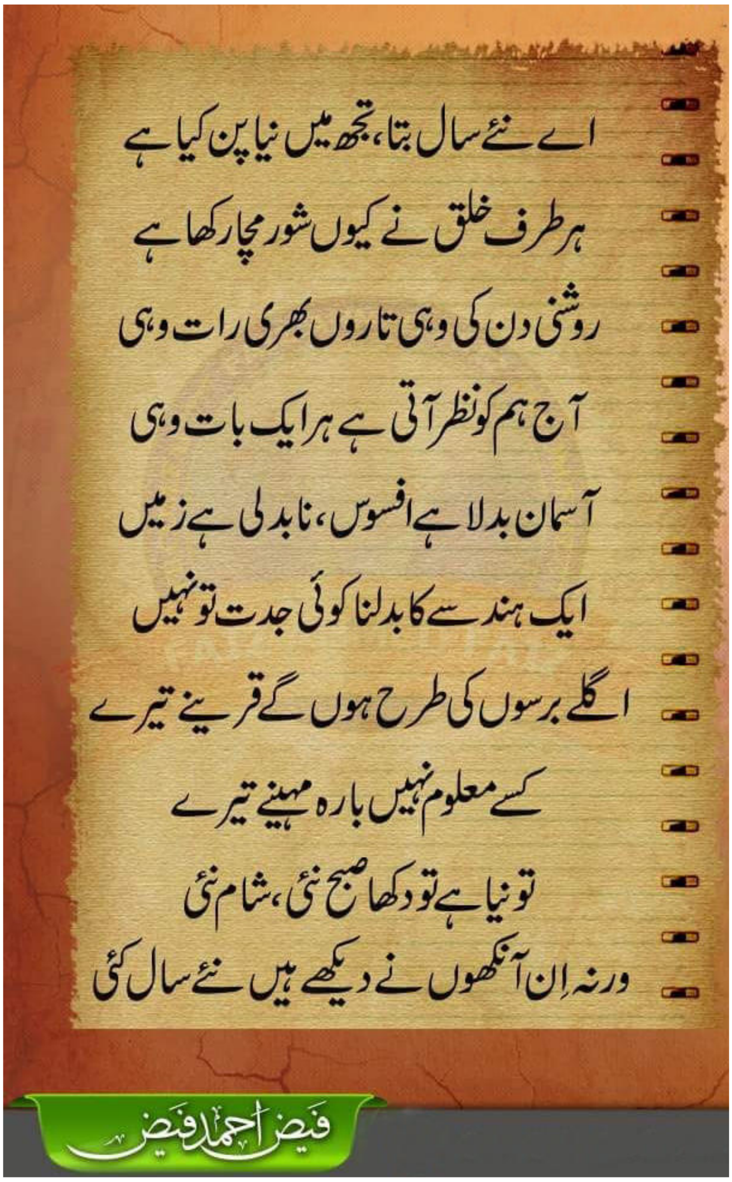

جستہ جستہ

معقول سوال

پولیس نے جوئے کے شبہ میں ایک مکان پر چھاپہ مارا تو چار افراد میز کے گرد بیٹھے تھے۔ ایک کے ہاتھ میں تاش کی گڈی تھی۔ کچھ تاش میز پر تھے، کچھ رقم بھی پڑی تھی۔

''تم تاش کے ذریعہ جوا کھیل رہے تھے؟'' پولیس نے اصل انداز میں کاروائی شروع کرنے سے پہلے ایک شخص سے پوچھا۔

''میں ؟ ہرگز نہیں میں تو بیٹھا باتیں کر رہا تھا'' اس نے معصومیت سے جواب دیا۔

''تم تاش کھیل رہے تھے؟'' دوسرے سے پوچھا گیا۔

''ہرگز نہیں میں تو یہاں اجنبی ہوں، راستہ پوچھنے رُکا تھا۔''

''تم تاش کھیل رہے تھے؟'' تیسرے سے پوچھا گیا۔

''ہرگز نہیں۔ میں تو بیٹھا ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔'' جواب ملا۔

بالآخر پولیس والے اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے جس کے ہاتھ میں گڈی تھی: ''تو تم ضرور تاش کھیل رہے تھے۔''

''لیکن کس کے ساتھ؟'' اس نے معصومیت سے پوچھا۔

جنگل کا بادشاہ

پاکستان کے ایک چڑیا گھر میں ایک شیر بہت پریشان ہو گیا کیونکہ اسے روزانہ کا صرف ایک سیر گوشت دیا جاتا تھا اور مزید طلب کرنے پر اسے کہہ دیا جاتا تھا کہ مہنگائی بہت ہے ، اتنے ہی سے کام چلاؤ۔

جب پاکستان اور دوبئی کے درمیان جانوروں کے انتقال کا معاہدہ فائنل ہو گیا تو اس شیر کو دوبئی ٹرانسفر کرنے کیلئے منتخب کیا گیا۔ وہ شیر سمجھا کہ میری دعائیں قبول ہو گئی ہیں۔ اب صاف ستھرا zoo، اے سی اور پیٹ بھر کر کھانا ملے گا۔

دوبئی پہنچنے کے بعد پہلے دن اسے ایک انتہائی خوبصورتی اور مہارت سے سیلڈ تھیلا ملا۔ شیر بہت خوش ہوا اور جلدی سے تھیلا کھول دیا تو اس میں صرف چند کیلے تھے۔ پھر اس نے سوچا کہ شاید غلطی سے یہ تھیلا میرے پاس آ گیا ہو۔ بہر کیف اس نے کیلے کھائے ، پانی پیا اور اللہ کا شکر ادا کر کے سو گیا۔

اگلے دن پھر وہی بات ہوئی۔ کھانے کا تھیلا کھولنے پر اندر سے کیلے نکلے۔ شیر کا دماغ کھول گیا۔ اسے ڈیلیوری بوائے پر انتہائی غصہ آ گیا۔ بولنے لگا کل آ لینے دو، اس ڈیلیوری بوائے سے میں نمٹ لوں گا۔

اگلے دن پھر ڈیلیوری بوائے آیا تو شیر نے اسے روک لیا اور اس کے سامنے پیکٹ کھولا۔ اندر سے پھر کیلے نکلے۔ شیر نے ڈیلیوری بوائے کو بہت غصہ میں کہا کہ تم کیسے کام کرتے ہو، تمہیں پتہ نہیں کہ شیر کیا کھاتا ہے۔ روز غلط پیکٹ دے جاتے ہو۔ تمہیں پتہ نہیں کہ میں شیر ہوں، جنگل کا بادشاہ ہوں اور جنگل کا بادشاہ گوشت کھاتا ہے۔

ڈیلیوری بوائے نے بہت اطمینان سے اس کی ساری بات سنی اور بہت نرم اور پُرسکون لہجہ میں بولا:

''سر میں جانتا ہوں کہ آپ جنگل کے بادشاہ ہیں... لیکن.. معذرت کے ساتھ کہ آپ کو یہاں بندر کے ویزہ پر لایا گیا ہے۔''

حبیب جالب

فرنگی کا جو میں دربان ہوتا
تو جینا کس قدر آسان ہوتا
مرے بچے بھی امریکہ میں پڑھتے
میں ہر گرمی میں انگلستان ہوتا
مری انگلش بلا کی چُست ہوتی
بلا سے جو نہ اردو دان ہوتا
جھکا کے سر کو ہو جاتا جو Sir میں
تو لیڈر بھی عظیم الشان ہوتا
زمینیں میری ہر صوبہ میں ہوتیں
میں واللہ صدر پاکستان ہوتا

رپورٹ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

مابین ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشنز جرمنی و برطانیہ

ٹی آئی اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی نے مورخہ 14 نومبر 2015ء کو جرمنی میں حضرت چوہدری محمد علی صاحب مرحوم سابق پرنسپل و انچارج باسکٹ بال کی یاد میں ایک باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے انعقاد کا فیصلہ کیا اور جرمنی کی ایسوسی ایشن نے یوکے کی ایسوسی ایشن کے صدر مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب کو اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کی دعوت دی۔ چونکہ یو۔کے میں باقاعدہ مجلس صحت کا قیام عمل میں آ چکا ہے اس لئے محترم صدر صاحب نے خاکسار مرزا عبد الرشید صدر مجلس صحت کو اس ٹورنامنٹ میں اپنی ٹیم بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔

حضرت چوہدری محمد علی صاحب جن کا خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف جماعت احمدیہ میں بلکہ جماعت سے باہر پاکستان اور کھیل کی دُنیا میں ایک بڑا نام ہے، ان کی یاد میں ٹورنامنٹ ہو اوہ بھی باسکٹ بال کا تو اس میں شامل نہ ہونے کے بارہ میں تو سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ چونکہ یو۔کے میں باسکٹ بال باقاعدہ کھیلا جاتا ہے، اس لئے تمام کھلاڑیوں نے فوراً اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا۔

تاہم اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے تمام کھلاڑیوں سے رابطہ کر کے ان کو پریکٹس کیلئے تیار کیا گیا اور 11 اولڈ لڑکوں کی ٹیم تیار کی گئی۔ چونکہ خاکسار خود باسکٹ بال کا پلیئر ہے، اس لئے شوق سے تمام انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ ٹیم کی تیاری کے بعد جرمنی جانے کیلئے سفر کے انتظامات کئے گئے جس کیلئے مکرم امیر صاحب یو۔کے نے سفر کیلئے اخراجات کی بطور خاص منظوری عطا فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ہماری 11 افراد پر مشتمل ٹیم بذریعہ وین صبح 4 بجے بیت الصبوح جرمنی پہنچی۔ ٹیم کے ممبران میں خاکسار مرزا عبد الرشید کیپٹن، مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب، مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب، مکرم مرزا عبد الباسط صاحب، مکرم بشیر احمد شریف صاحب، مکرم حافظ مسعود احمد صاحب، مکرم خالد منیر صاحب، مکرم سردار فرید احمد ڈوگر صاحب، مکرم مرزا منیر احمد صاحب اور مکرم قریشی انعام الحق صاحب شامل تھے۔ اسی روز بعد دوپہر نماز ظہر عصر مکرم چوہدری حمید احمد صاحب صدر ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی نے بعد تلاوت ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا۔ یو۔کے سمیت کُل چار ٹیموں نے ٹورنامنٹ میں حصہ لیا۔ کل 6 میچ کھیلے گئے۔ تمام میچ انتہائی دلچسپ اور کانٹے دار تھے۔ کیونکہ ٹی آئی کالج کے تمام سپر سٹارز ایک لمبے عرصہ کے بعد پھر اکٹھے میدان میں تھے، جرمنی جماعت کی کثیر تعداد نے تشریف لا کر ٹورنامنٹ کی رونق کو

دوبالا کیا۔ خصوصاً محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب، محترم صدر صاحب انصار اللہ جرمنی اور دیگر متعدد عہدیداران نے اولڈ کھلاڑیوں کی خوب حوصلہ افزائی کی۔

بالآخر فائنل میچ یو۔کے اور جرمنی کی ایک ٹیم کے درمیان کھیلا گیا جو بہت دلچسپ رہا اور یوکے کے اولڈ سٹوڈنٹس نے میچ جیت کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔

ہم محترم امیر صاحب جرمنی کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے فائنل سیشن میں تشریف لاکر میچ ملاحظہ کیا اور آخر میں تمام کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور مختصر خطاب ونصائح فرمائیں۔

اگلے روز صبح ہمارے ایک بھائی اور اولڈ سٹوڈنٹ مکرم سلیم الدین صاحب کے پرزور اصرار پر ان کے دولت خانہ پر ناشتہ کیا گیا اور بعض خوبصورت مقامات کی سیر کے بعد لندن کیلئے واپسی ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت لندن پہنچے۔

رپورٹ مرتبہ:

مرزا عبدالرشید

کیپٹن ٹی آئی کالج اولڈسٹوڈنٹس باسکٹ بال

ابھی وہ لوگ باقی ہیں

مبارک صدیقی

جواپنے حادثوں کے دکھ چھپائے مسکراتے ہیں
جوبنجر موسموں میں بارشوں کے گیت گاتے ہیں
جوتتلی پھول اور خوشبو کے موسم ساتھ لاتے ہیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

جوزخمی فاختہ کو گھونسلے تک چھوڑ آتے ہیں
جوبچھڑی کونج کو پھر ڈار سے واپس ملاتے ہیں
اُسے تنہائیوں میں موت کے دکھ سے بچاتے ہیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

جوشہرِ بے وفا میں بھی کیا وعدہ نبھاتے ہیں
جوکر کے ہاتھ زخمی راہ سے کانٹے اُٹھاتے ہیں
وہ جن کے ہاتھ میں دیئے دعا کے جھلملاتے ہیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

جو اپنے نام سے انسانیت کو معتبر کردیں
محبت کی نگاہ ایسی کہ ذرے کو گہر کردیں
جو پتھر کھائیں، دیکھیں مسکرائیں، درگزر کردیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

جواپنی ذات کی پرچھائی سے آگے نکل جائیں
کسی کی آنکھ کے آنسو ستاروں میں بدل جائیں
وہ جن کو دیکھ کے سب درد کے سورج پگھل جائیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

وہ جن کے اپنے پاؤں میں کئی گرداب ہوتے ہیں
مگر وہ روح کی پاتال تک شاداب ہوتے ہیں
وہ ایسے لوگ جو ہر دور میں نایاب ہوتے ہیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

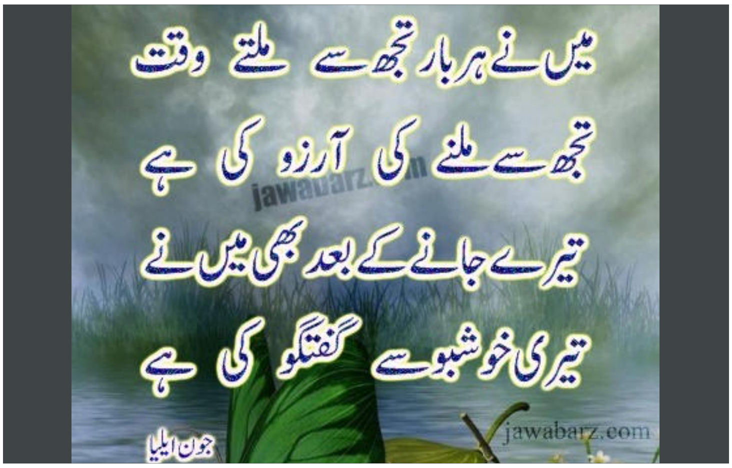

میری کچھ یادیں

(بشیر احمد اختر - سابق جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ یوکے)

ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1958ء میں ٹی آئی کالج میں داخلہ لینے اور وہاں سے تعلیم حاصل کرنے کو میں ایک بڑا اعزاز سمجھتا ہوں۔ حضرت مرزا ناصر صاحب (پرنسپل) نے میرا انٹرویو لیا اور مجھے میری میٹرک میں بہت اچھی کارکردگی کی بنا پر اسکالرشپ سے نوازا۔ میں نے کالج کے ماحول اور اعلیٰ تعلیمی معیار سے خوب فائدہ اٹھایا اور مجھے بہت ہی محبت کرنے والے اور محنتی اساتذہ سے پڑھنے کا موقعہ ملا۔ ان میں مولانا ابو العطاء صاحب، پروفیسر عطاء الرحمان صاحب، پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب، مکرم مبارک انصاری صاحب، مکرم سیدی حمید اللہ صاحب شامل ہیں۔ مکرم ناصر ابراہیم صاحب خوبصورت طرز تحریر میں اب بھی مجھے یاد ہیں۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایک دور اندیش اور خاصی خوبیوں کے مالک انسان تھے۔ آپ کی بدولت اسکول کا ڈسپلن اور پڑھائی کا معیار اتنا اچھا تھا کہ سارے ملک سے طلباء یہاں پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ آپ طلباء کی ضروریات کا خیال رکھتے اور اُن کی صحت وعافیت میں کافی دلچسپی لیتے۔ طلباء واساتذہ آپ کی بہت عزت واحترام کرتے تھے۔ بی ایس سی (آنرز) کے دوسرے سال میں ہم کیمسٹری ونگ کے چار طلباء کھڑے تھے۔ اتنے میں اچانک حضور تشریف لائے اور جس لڑکے نے عینک پہنی ہوئی تھی اُس سے باتیں شروع کردیں اور فرمایا کہ تم چینی سونف اور کالی مرچ کو اکٹھا ملا کر پاؤڈر بنالو اور دو تین دفعہ دن میں استعمال کیا کرو۔ نظر ٹھیک ہوجائے گی۔ آپ کو طلباء کی صحت کا کتنا خیال تھا۔ آنرز کے آخری سال میں کالج کی سائنس سوسائٹی کا الیکشن ہوا تو خاکسار کو ایک سال کے لئے صدر کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا۔ اس عرصہ میں کئی اجلاس ہوئے۔ جس میں اساتذہ اور طلباء نے مقالے پڑھے اور کالج کی بہتری کے لیے کئی ایک تجاویز بھی پیش کیں۔ کالج خدا تعالیٰ کے فضل سے کھیلوں میں خوب مشہور تھا۔ باسکٹ بال اور کشتی رانی میں کالج نے خوب نام کمایا۔ خاکسار کو والی بال کا شوق تھا اس لیے ٹیم میں شامل ہو کر کئی مقابلوں میں نمائندگی کی۔ بی ایس سی آنرز ربوہ سے 1963ء میں مکمل کرنے کے بعد ایم ایس سی آنرز کے لئے لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کے کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں داخلہ لے لیا۔ یہ ڈگری مجھے 1964ء میں پوری کرنے کی توفیق ملی۔

ایم ایس سی کے نتیجہ کا انتظار ہو رہا تھا کہ ایک دن مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر (ہم ان کے پڑوس میں رہتے تھے) نے مجھ سے استفسار کیا کہ کیا میں افریقہ میں بطور ٹیچر کام کرنا پسند کروں گا۔ میں نے ہاں میں جواب دیا تو انہوں نے اگلے دن دفتر میں ملنے کے لئے کہا مختصر انٹرویو کے بعد خاکسار کو سیرالیون میں احمدیہ اسکول فریٹاؤن کے لئے بطور سائنس ٹیچر منتخب کرلیا گیا۔ خاکسار نے تین سال کا وقف عارضی کیا اور 1965ء کے شروع میں سیرالیون روانہ ہوگیا الحمد للہ۔ 65-1967ء خاکسار نے احمدیہ سکول فریٹاؤن میں بطور سائنس ٹیچر کام کیا اس دوران میں نے فرنچ بو کالج میں داخلہ لے لیا جو کہ انگلینڈ کی ڈرہم یونیورسٹی کے ساتھ منسلک تھا اور ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

خدا کے فضل سے جنرل آف کیمیکل سوسائٹی میں میرے دو پیپر شائع ہوئے۔ جنوری 1968ء میں مرکز نے مجھے احمدیہ سیکنڈری اسکول بے جی بان کا ہیڈ ماسٹر مقرر کر دیا۔ اس اسکول میں مجھے ساڑھے چھ سال کام کرنے کا موقعہ ملا سائنس زون مکمل کرنے کی توفیق ملی علاوہ تین ٹیچر کواٹر بنانے کی توفیق ملی۔ جولائی 1975ء میں مرکز نے مجھے احمدیہ اسکول بو کا پرنسپل مقرر کر دیا۔ جماعت کا یہ پہلا سیکنڈری اسکول 1960ء میں شروع ہوا تھا اور جماعت کا سب سے بڑا اسکول ہے۔ یہاں پڑوسی ممالک گیمبیا لائبیریا اور گنی سے بھی طلباء تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے۔ فٹ بال میں صوبائی لیول پر کئی بار ٹرافی جیتی جس کے نتیجہ میں اسکول کا نام بڑی عزت سے لیا جاتا رہا۔ اسکولوں کی ترقی کے لئے گورنمنٹ نے پرنسپل صاحبان کی ایسوسیئشن بنائی اور خاکسار صوبائی تنظیم کا جنرل سیکریٹری مقرر ہوا۔

حضرت خلیفة المسیح الثالث مئی 1970ء میں بو تشریف لائے اور اسکول بھی دیکھا اُن کے اسکول کی تشریف آوری کی یاد میں ہر سال گیارہ مئی کو ''ناصر ڈے'' منایا جاتا ہے۔ 1950ء میں اسکول کی سلور جوبلی بڑے

دھوم دھام سے منائی گئی۔ خاکسار کو اس موقعہ پر اسکول اینتھم لکھنے کی توفیق ملی اور امیر صاحب کو احمدیہ مشن کے سارے اسکولوں میں صبح اسمبلی کی ہدایت فرمائی اس وقت 180 اسکولوں میں یہ ترانہ گایا جارہا ہے۔

1986ء میں سانس کی بیماری نے جب زور پکڑ لیا تو خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے استعفیٰ دے دیا اور پاکستان رہائش اختیار کر لی۔ 1991ء کے وسط میں لندن آیا اور ویمبلڈن جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور بعد میں مجھے قائد تبلیغ انصاراللہ یو کے مقرر کیا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ انگریزی میں سوال و جواب کی بہت ساری مجالس سجانے کا اعزاز پایا۔ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب کی صدارت میں دس سال نائب صدر انصاراللہ یو کے کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 2001ء میں مجھے جنرل سیکریٹری یو کے مقرر فرمایا۔ الحمدللہ۔ مجھے بارہ سال جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ 2001ء کے وسط میں حضور انور نے سیرالیون کے صدر مملکت کو بیت الفتوح میں عشائیہ دیا۔ گفتگو کے دوران پتہ چلا کہ صدر صاحب کے ساتھ آنے والے احباب میں تین چار احباب میرے شاگرد بھی تھے حضور نے امیر صاحب کو فرمایا کہ بشیر احمد کو بلایا جائے میں چونکہ ساتھ والے کمرے میں انتظامات کروا رہا تھا اس لئے فوراً حاضر ہو گیا اور حضور کے ساتھ صدر صاحب سے مصافحہ کیا اور خوش آمدید کہا۔ 2012ء مارچ میں جب حضور نے مجھے سیرالیون بھجوایا تو امیر صاحب سیرالیون نے صدر صاحب کے گھر لے جا کر ملاقات کروائی۔ باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ ان کی اہلیہ میری بیٹی نورین کی کلاس فیلو تھیں اور احمدیہ سیکنڈری اسکول بو کی طالبہ۔ صدر صاحب نے فرمایا ''دیکھو احمدیت تو میرے گھر میں داخل ہوگئی ہے۔''

سیرالیون جماعت نے اپنا جلسہ سالانہ مارچ 2010ء میں کرنے کا فیصلہ کیا اور احمدیہ اسکول بو نے مارچ کے وسط میں اسی اسکول کی گولڈن جوبلی منانے کا فیصلہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں پروگراموں کے لئے مجھے مرکزی نمائندہ کے طور پر مقرر فرمایا۔ قریباً 24 سالوں کے بعد مجھے اللہ تعالیٰ نے دوستوں اور طلباء سے ملنے کا موقع فراہم کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت میری اہلیہ صفیہ اختر کو بھی ساتھ لے جانے کو کہا۔ میری زندگی کا یہ ایک بہت ہی اہم اور فضلوں سے بھرپور سفر تھا یہ محض خدمت کی برکت تھی۔ احمدیہ اسکینڈری اسکول بو اور پرانے طلباء اور طالبات نے ایک شام استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ سو کے قریب حاضری تھی مجھے یہ جان کر بہت خوش ہوئی کہ ہمارے طلباء گورنمنٹ۔ آرمی، پولیس کے علاوہ پرائیویٹ سیکٹر میں بہت اہم عہدوں پر کام کر رہے تھے۔ بو کے شہری پولیس آرمی اور اسکول بینڈ کی سرکردگی میں ہونے والا مارچ پاسٹ ہمیشہ یاد رہے گا۔

وہاں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں خاکسار نے حضور انور کا پیغام پڑھا اور آخری دن تقریر بھی کی۔ لجنہ کے اجلاس میں میری اہلیہ کو بھی تقریر کا موقع ملا۔ میں خدا تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ ساری عمر اسنے جماعتی خدمت کی توفیق دی اور اب بھی دے رہا ہے۔ خلافت ہی ہے جس سے ہر فیض کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں اس چشموں میں سے پانی پینے والوں میں شامل ہوا۔

وہ سنہرے دِن

(مرزا حفیظ احمد)

خاکسار مرزا حفیظ احمد ربوہ میں پیدا ہوا میٹرک ربوہ سے کی پھر 1970 تا 1972 دو سال کالج میں پڑھنے کا موقع ملا۔ حضرت قاضی محمد اسلم صاحب نے داخلہ دیا۔ دو سال تک محترم پرویز پروازی صاحب نے اردو سکھانے کی کوشش کی۔ انگریزی مختلف اساتذہ نے پڑھائی اسی لئے نہ آئی۔ محترم چچا شریف خالد صاحب نے زیادہ پڑھائی اس لیے اب سمجھنے کے قابل ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ محترم اسلم منگلا صاحب محترم مسعود خان صاحب میرے اساتذہ میں شامل ہیں۔ کالج کے دوران اور بعد میں بھی حضرت چوہدری محمد علی صاحب کے زیر سایہ باسکٹ بال بھی کھیلنے کا موقعہ ملا۔ ہمارے ٹیم کے کیپٹن مرزا اعزاز رسول صاحب تھے اور دیگر کھلاڑیوں میں محترم شکیل صاحب، محترم رشید چھیدا صاحب، محترم متین چیمہ صاحب شامل تھے۔

خاکسار چونکہ ربوہ میں پلا بڑھا اس لئے بچپن سے ہی جماعت کی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ کالج کی تعلیم کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل

سے تحریک جدید ربوہ میں 27 سال خدمت کرنے کے بعد یہاں یو کے میں 15 سال جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس کے علاوہ قیام ربوہ میں خدام الاحمدیہ مقامی مرکزیہ اور انصار اللہ مقامی اور مرکزیہ میں مختلف عہدوں پر بھی خدمت بجالانے کی توفیق ملتی رہی۔ الحمدللہ۔ یو کے میں جب TIC اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے قیام کا پروگرام بنایا گیا تو مکرم رفیق اختر روزی صاحب، محترم مرزا عبدالرشید صاحب خاکسار اور چند دوستوں نے جلسہ سالانہ یو کے 2006 کے دوسرے دن ایک میٹنگ کی اور پھر حضور انور کی خدمت میں خط لکھ کر اس تنظیم کے قیام کی منظوری حاصل کی گئی۔

اکلوتا سٹوڈنٹ

(عرفان احمد شہزاد)

خاکسار کا تعلق پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے۔ تعلیم الاسلام کالج (1988 تا 1990) سے MA عربی کی ڈگری حاصل کی۔ کالج کی فٹ بال اور ہاکی کی ٹیموں کا کھلاڑی رہا اور قراردادِ پاکستان کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں منعقدہ ڈویژنل فٹ بال ٹورنامنٹ میں سلور میڈل حاصل کیا۔ 1993 سے 1994 تک بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ خدمت کی توفیق پائی۔ دو سال نصرت جہاں سکیم کے تحت گیمبیا مغربی افریقہ میں بحیثیت اُستاد کام کیا۔ 1996 سے لندن میں جماعت فضل مسجد کا رہائشی ہے۔ 2009 تا حال خاکسار کی ناصر کرکٹ کلب کو مجلسِ صحت یو کے کیساتھ مل کر خلافت جوبلی مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کروانے کی توفیق مل رہی ہے۔

مادرِ علمی تعلیم الاسلام کالج بِتائے دوسال زندگی کے یادگار ایّام ہیں جن میں مکرم سلطان اکبر صاحب اور مکرم اسلم صابر صاحب جیسے قابل اساتذ اکرام کی صحبت علمی نصیب ہوئی۔ ہماری کلاس چھ عدد طالبات اور 99 کم 100 طلباء پر مشتمل تھی یعنی خاکسار اپنی کلاس کا اکلوتا مرد سٹوڈنٹ تھا اور اسی خصوصیت کے بنِا پر پورے Campus میں مشہور تھا، جب بھی لیکچر Attend کر کے کلاس سے نکلتا تو MSC فزکس کے طلباء کا یہ نعرہ سنائی پڑتا کہ ''سب بہنوں کا ایک ہی بھائی، عرفان بھائی۔ عرفان بھائی۔''

کالج میں گزرے واقعات میں نصرت و تائیدِ الٰہی کا واقعہ 1989 میں پیش آیا جب بینظیر بھٹو نے طلباء تنظیموں سے پابندی اُٹھالی، کالج میں الیکشن ہوئے صدر، نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کے لیے چناؤ ہونا تھا۔ خاکسار نے احمدیہ سٹوڈنٹس فیڈریشن کی طرف سے نائب صدر کے لیے کاغذات جمع کروائے۔ کالج میں ہمارے علاوہ پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن (PSF)، امامیہ سٹوڈنٹس فیڈریشن (ISF) اور اسلامی جمعیت طلباء (IJT) موجود تھیں۔ جنرل سیکرٹری کے دو امیدواروں کے علاوہ مجھ سمیت سب کے کاغذات لیکچر short ہونے کی وجہ سے مسترد کردیے گئے اور ون ٹو ون مقابلہ احمدیہ سٹوڈنٹس فیڈریشن اور اسلامی جمعیت طلباء (IJT) کے درمیان تھا۔

PSF، ASF اور ISF کے اتحاد کے باعث شروع میں یہ مقابلہ میں یکطرفہ محسوس ہو رہا تھا مگر جمعیت والوں نے ختمِ نبوت کا نعرہ لگا کر IJT کی جگہ ختمِ نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نام سے نیا اتحاد بنالیا جسکی وجہ سے ISF کے علاوہ سارے طلباء ہمارا ساتھ چھوڑ گئے مگر خدا کے فضل سے ہمارے امیدوار سخت مقابلے اور تین دفعہ گنتی کے بعد ایک ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

کالج کے Part 2 کے امتحانات قریب تھے کہ پیر محل میں کرکٹ میچ تھا اور بعد میں مشاعرہ بھی۔ ہمارے MSC فزکس کے طالب علم مکرم سید محمود احمد شاہ آف جہلم کی مدد سے اپنا پہلا اور آخری کلام کہا جو کالج والوں کو پسند آ گیا اور یوں خاکسار نے مشاعرے میں دوسری پوزیشن حاصل کی اور ہم نے کرکٹ ٹورنامنٹ بھی جیت لیا۔ کلام کچھ یوں تھا:

بے نام ہزیمت پہ مری سوچ اڑی ہے
احساس کی سولی ہے کہ جو دل میں گڑی ہے
سیّارے کی مانند ہوں میں تو مرا سورج
زنجیر ترے پیار کی پاؤں میں پڑی ہے
زرخیزیِ دل کے لیے ہے عشق ضروری
کہتی ہے یہ مٹی کہ مجھے آس بڑی ہے
ہر سَمت جفاؤں کے تقاضے ہیں مسخر
تنہا کسی کونے میں وفا آج کھڑی ہے
یوں جیسے اُتر آتی ہیں آکاش سے بوندیں
اِس طرح لگی آنکھ میں اشکوں کی جھڑی ہے
آنکھوں میں تری اشک ہیں قربت کے خزینے
عِرفان کی صورت تو نگینوں میں جڑی ہے